روایت اور جدیدیت کی کشمکش [دوسری قسط]

فرانسس فوکویاما کے End of History کے فلسفے کو تسلیم کرنے کا مطلب دستوریت، آزادی، سرمایہ داری، جمہوریت، لبرل ازم، دستور حقوق انسانی کو عالمی مسلمہ غیر متنازعہ اقدار (Narratives) تسلیم کرنا ہے۔ ایک ایسا نظام اقدار جس کا کوئی متبادل نہیں، اس فلسفے کے مداحین کے طور پر برنارڈ لوئس اور ہنٹنگٹن تہذیبوں کے مابین تصادم کو لازمی سمجھتے ہیں جس تہذیب کے پاس حق ہے وہی تہذیب زندہ رہے گی۔ اور اب آخری قطعی اور عالمی حق صرف مغرب کے پاس ہے لہٰذا صرف مغربی تہذیب کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔ مغرب اور مشرق کے مفکرین اس بات کا دعوی کر رہے ہیں کہ دستوری جمہوریت پر پوری دنیا ایمان لا چکی ہے بنیادی حقوق کو سب نے مسلمہ اقدار تسلیم کر لیا ہے لیکن کوئی یہ نہیں بتاتا کہ یہ تمام فلسفے کہاں سے آئے ہیں، دنیا کو ایسی مستند اور مسلمہ اقدار کس نے مہیا کی ہیں جو ناقابل تغیر ہیں۔ بنیادی حقوق، سوشل سائنسز اگر عالمی مسلمہ اقدار ہیں تو کیا ان کا ذکر قرآن و سنت میں بھی ہے، اگر قرآن وسنت ان عالمی مسلمہ اقدار سے خالی ہیں تو یہ اقدار کس ذریعے سے دنیا کو ملی ہیں۔ بنیادی حقوق کے منشور کی ہر شق قرآن وسنت کے فلسفے کی تردید اور تنسیخ پر مشتمل ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بنیادی حقوق کا پہلا محاکمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حقوق انسانی کا منشور امریکی صدر کی بیوی ایلنا روز ویلیٹ نے تحریر کیا۔ مشہور امریکی فلسفی رچرڈ رورٹی اپنی کتاب Achieving Our Country میں ولیم جیمس کے حوالے سے لکھتا ہے کہ جمہوریت ایک قسم کا مذہب ہے اور ہر مذہب کی طرح جمہوریت بھی اپنی ناکامی کے امکان کو ماننے سے انکاری ہے۔ وہ لکھتا ہے مغرب اور امریکا کو اپنے علوم وفنون، اپنی اقدار جمہوریت وسرمایہ داری کی علمی بنیادوں کو مستحکم کرنے کا خیال ترک کر دینا چاہیے اس قسم کے جواز کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ افسوس کرتا ہے کہ عام امریکی شہری، امریکی اقدار اور امریکی نظام کے بارے میں شرمسار ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ مغربی اقدار پر ایمان لانے کے لیے کسی علمی دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ ان معاملات کا تعلق دلیل سے نہیں بلکہ ایمانیات سے ہے اور ایمانیات کا مرتبہ یہ ہے کہ ان کو پرکھنے کے لیے کوئی غیر جانبدار اور معروضی پیمانہ ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ لکھتا ہے ہم آج دنیا کی سب سے عظیم الشان طاقت اس لیے ہیں کہ ہم نے خدا کو ہٹا کر اس کی جگہ خود لے لی ہے۔

افسوس یہ ہے کہ ہمارے مسلم دانشوران حالات میں بھی مغرب سے مکالمے کی بات کر رہے ہیں بے چارے مغرب کے فلسفے سے قطعاً ناواقف ہیں۔